[This question paper contains 2 printed pages.]

Your Roll No...............

Sr. No. of Question Paper	:	**1453**	**F**
Unique Paper Code	:	2142 201201	
Name of the Paper	:	Study of Modern Prose & Poetry II	
Name of the Course	:	**B.A. (P) Urdu A**	
Semester	:	II	
Duration : 3 Hours			Maximum Marks : 90

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: کل چھ(٦) سوالوں کے جواب دیجیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہیں نمبر مساوی ہیں۔

١۔ ذیل کے اقتباسات میں سے ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے۔

(الف)

''ہاں تو جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے'' چونٹیاں تو اس کو اپنے پیٹ کی قبر میں دفن کر دیں گی۔ میرا خیال تھا کہ ان شکم پرستوں سے اس توکل شعار فاقہ مست کو بچاتا۔ ویسٹ منسٹر ابے یا قادیان کے بہشتی مقبرے میں دفن کراتا۔ مگر جناب یہ کالی چونٹیاں بھی افریقہ کے مردم خوار سیاہ وحشیوں سے کم نہیں۔ کالی جو چیز بھی ہو ایک بلائے بے درماں ہے۔ اس سے چھٹکارا کہاں ہے۔ خیر تو مرثیے کے دو لفظ کہہ کر مرحوم سے رخصت ہوا۔ جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے۔ قیصر کا پیارا ہے اسے توپ پہ کھینچو۔ اے پروفیسر! اے فلاسفر! اے متوکل درویش! اے نغمۂ ربانی کے گانے والے قوال! ہم تیرے غم میں نڈھال ہیں اور توپ کی گاڑی پر تیری لاش اٹھانے کا اور اپنے بازو پر کالا نشان باندھنے کا ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ خیر اب تو چونٹی کے پیٹ کی قبر میں دفن ہو جا۔ مگر ہم ہمیشہ ریزولیوشن میں تجھے یاد رکھیں گے۔''

(ب)

''اے زبان! جنھوں نے تیرا کہنا مانا اور جو تیرا حکم بجالائے انھوں نے سخت الزام اٹھائے اور بہت پچھتائے۔ کسی نے انھیں فریبی اور مکّار کہا، کسی نے گستاخ اور منہ پھٹ ان کا نام رکھا۔ کسی نے ریاکار ٹھہرایا۔ کسی نے سخن ساز، کسی نے بدعہد بتایا اور کسی نے غمّاز، غیبت اور بہتان مکر اور افترا، طعن اور تشنیع، گالی اور دشنام، پھکڑ اور ضلع جگت اور پھبتی، غرض دنیا کے عیب ان میں نکلے۔ اور وہ ان سب کے سزاوار ٹھہرے۔ اے زبان یاد رکھ ہم تیرا کہنا نہ مانیں گے اور تیرے قابو میں ہرگز نہ آئیں گے۔ ہم تیری ڈور ڈھیلی نہ چھوڑیں گے اور تجھے مطلق العنان نہ بنائیں گے ہم جان پر کھیلیں گے پر تجھ سے جھوٹ نہ بلوائیں گے۔ ہم سر کے بدلے ناک نہ کٹوائیں گے۔ اے زبان ہم دیکھتے ہیں کہ گھوڑا جب اپنے آقا کو دیکھ کر محبت کے جوش میں آتا ہے تو بے اختیار ہنہناتا ہے۔ اور کتا جب پیار کے مارے بے تاب ہو جاتا ہے تو اپنے مالک کے سامنے دم ہلاتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ نام کے جانور اور ان کا ظاہر و باطن یکساں۔ ہم نام کے آدمی ہمارے دل میں ''نہیں'' اور زبان پر ''ہاں''۔''

٢۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

دنیا میری بلا جانے مہنگی ہے یا ستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں ہستی کی کیا ہستی ہے
آبادی بھی دیکھی ہے ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اجڑے اور پھر نہ بسے دل وہ نرالی بستی ہے
جان سی شے بک جاتی ہے ایک نظر کے بدلے میں
آگے مرضی گاہک کی ان داموں تو سستی ہے
آنسو تھے سو خشک ہوئے جی ہے کہ امڈا آتا ہے
دل پہ گھٹا سی چھائی ہے کھلتی ہے نہ برستی ہے
دل کا اجڑنا سہل سہی بسنا سہل نہیں ظالم
بستی بسنا کھیل نہیں بستے بستے بستی ہے

(ب)

رات بھر دیدۂ نمناک میں لہراتے رہے
سانس کی طرح سے آپ آتے رہے جاتے رہے
خوش تھے ہم اپنی تمناؤں کا خواب آئے گا
اپنا ارمان برافگندہ نقاب آئے گا
نظریں نیچے کیے شرمائے ہوئے آئے گا
کاکلیں چہرے پہ بکھرائے ہوئے آئے گا
آ گئی تھی دلِ مضطر میں شکیبائی سی
پتیاں کھڑکیں تو سمجھا کہ لو آپ آ ہی گئے
سجدے مسرور کہ معبود کو ہم پا ہی گئے

۳۔ محمد حسین آزاد کی نثر نگاری کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۴۔ مضمون ''جھینگر کا جنازہ'' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

۵۔ کرشن چندر کی افسانہ نگاری کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ فانی کی غزل گوئی کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔

۷۔ ''جذبی کی غزل'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھیے۔

۸۔ مجروح سلطانپوری کی غزل گوئی پر اظہار خیال کیجیے۔

۹۔ اختر الایمان کی نظم نگاری کی امتیازی خصوصیات بیان کیجیے۔

۱۰۔ نظم ''انتظار'' کا خلاصہ لکھیے۔